## باب۔۱۸

# حج

**قرآن:** وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا۔

اور ہم کو اعمالِ حج سکھا،(البقرۃ:۱۲۸)۔

**إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔**

بے شک صفا و مروہ پہاڑیاں خدا کی یاد پیدا کرنے والی نشانیاں اور مقامات سے ہیں، پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو کچھ گناہ نہیں کہ ان کے طواف کرے،(البقرۃ: ۱۵۸)۔

**الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔**

حج چند معلوم مہینوں میں ہوا کرتا ہے، اگر کوئی ان مہینوں میں اپنے پر حج فرض کرلے تو حج کی حالت میں کوئی فحش بات، فسق و فجور کا کام اور لڑائی جھگڑا نہ ہو،(البقرۃ:۱۹۷)۔

**وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ۔**

اور ہم نے حکم دیا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کردو، لوگ تمھارے پاس آئیں گے، پیدل اور ایسی دبلی اونٹنیوں پر سوار، جو آتی ہیں دور دراز سے،(الحج:۲۷)۔

**حدیث:** رسولِ اکرمؐ سے پوچھا گیا، کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔۔۔ پھر پوچھا گیا، اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا، جہاد کرنا۔۔۔ پھر پوچھا گیا، اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا، مقبول حج۔ راوی: ابوہریرہؓ۔(صحیح بخاری:۱۴۲۸)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے اللہ کے لیے حج کیا، ایسے کہ اس نے نہ کوئی فحش بات کی اور نہ کسی گناہ کا مرتکب ہوا، تو وہ اس دن کی طرح (گناہ سے پاک و صاف) ہوگا کہ جس دن اس کی ماں نے جنا تھا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔(صحیح بخاری:۱۴۳۰)۔

رسولِ اکرمؐ نے اہلِ مدینہ کے لیے ذی الحلیفہ، اہلِ شام کے لیے جحفہ، اہلِ نجد کے لیے قرن، اور اہلِ یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا۔ جو دوسرے مقامات سے حج اور عمرے کے لیے آئے وہ وہیں سے احرام باندھے جہاں سے چلا ہے۔ اور اہلِ مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھیں۔ راویان: ابن عباسؓ، اور عبد اللہ بن عمرؓ۔(صحیح بخاری: ۱۴۳۳ تا ۱۴۳۸)۔

حضورؐ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ آپ اُس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ جس نے احرام کو خوشبو میں بسا دیا ہو؟ آپؐ نے فرمایا، اس خوشبو کو ۳ بار دھو ڈال اور اپنا جبہ اتار دے۔ اپنے عمرے میں بھی وہی کر جو تو حج میں کرتا ہے۔۔۔ ابن جریجؒ کا بیان ہے کہ آپؐ نے جو ۳ بار دھونے کو کہا اس سے مراد اچھی طرح صاف کرنا ہے۔ راوی: صفوان بن یعلیؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۴۴۴)۔

نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ، تہہ بند اور چادر پہننے، تیل لگانے اور کنگھا کرنے کے بعد (حج کے لیے) مدینہ سے روانہ ہوئے۔ آپؐ نے چادر اور تہہ بند پہننے سے تو منع نہیں کیا لیکن جو کپڑے زعفران سے رنگے تھے انھیں آپؐ نے منع فرمایا۔ صبح کے وقت ذی الحلیفہ سے بیدا کے مقام پر پہنچے اور تلبیہ پڑھی۔ اور (قربانی) کے جانوروں کے گلے میں قلادہ (خوبصورت رنگین پٹی) ڈالی۔ یہ اُس روز ہوا جب ذیقعدہ کے ۵ دن ابھی باقی تھے۔ ۴ روز کے سفر کے بعد مکہ پہنچے۔ پہلے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ جن کے قربانی کے جانور ساتھ تھے انھوں نے احرام نہیں کھولا۔ پھر ہم سب حجون کے پاس مکہ کے بالائی حصے میں اترے۔ جب (حج کرکے) عرفات سے واپس ہوئے تو حضورؐ نے ہم کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں اور صفا و مروہ کی سعی کریں۔ پھر اپنے سر کے بال کتروائیں۔ پھر احرام کھول ڈالیں۔۔۔ اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، اور بیوی سے ملنا سب جائز ہوئے۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۴۵۱)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ اس طرح کرتے تھے۔ لبيك اللهم لبيك - لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك - لا شريك لك [یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ! حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تر تعریف اور انعام واحسان تیرا ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے]۔۔۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۴۵۵، ۱۴۵۶)۔

مزدلفہ میں، میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا۔ ہم نے فجر کی نماز نہایت اول وقت میں پڑھی اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔ کیوں کہ ایسا نبی کریمؐ نے مشرکین کے طریقے کی مخالفت کے بہ طور کیا تھا۔ راوی: عمر بن میمونؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۵۷۹)۔

آنحضرتؐ نے عرفات سے مزدلفہ تک اسامہ بن زیدؓ کو اپنی سواری پر ساتھ بٹھایا اور مزدلفہ سے روانہ ہوتے وقت فضلؓ کو پیچھے بٹھالیا تھا، یہاں تک کہ رمی جمرہ کیا۔ اور دونوں کا بیان ہے کہ آپؐ نے پورے راستے لبیک پڑھی۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۵۸۰، ۱۵۸۱)۔

## اہم فقہی پہلو:

### فرض:

(۱)احرام باندھنا،(۲) عرفات میں ٹھہرنا،(۳)طوافِ زیارت۔

### واجب:

(۱)مزدلفہ میں ٹھہرنا،(۲)رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا،(۳)حلق یعنی سر منڈوانا یا تقصیر یعنی بال کترنا،(۴) سعی یعنی صفاو مروہ کے درمیان دوڑنا،(۵)طوافِ وداع۔

### سنت طریقہ:

(۱) آٹھویں ذی الحجہ کو احرام کی حالت میں ظہر سے پہلے منیٰ روانہ ہونا۔

(۲) نویں ذی الحجہ کو فجر پڑھ کر منیٰ سے عرفات پہنچنا۔

(۳)عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر کے وقت ادا کرنا۔ اور سورج کے ڈوبنے تک عرفات میں رہنا۔ عرفات کا یہ قیام فرض ہے۔

(۴) آفتاب غروب ہو جائے تو مزدلفہ کے لیے روانہ ہونا۔

(۵)مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ عشا کے وقت پڑھنا۔

(۶)مزدلفہ میں ساری رات گذارنا۔ یہاں قیام کے دوران رمی جمار کے لیے کنکریاں جمع کرنا۔

(۷)دسویں ذی الحجہ سورج نکلنے سے قبل منیٰ کے لیے روانہ ہونا۔

(۸) منیٰ پہنچ کر رمی جمار یعنی شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔ پھر قربانی کرنا۔ اور حلق یا قصر کرنا یعنی سر کے بال اتارنا یا کم کرنا۔

(۹) پھر مکہ جانا، طواف کرنا، اور صفاو مروہ کی سعی کرنا۔ یہ طوافِ زیارت، فرض ہے۔

(۱۰) پھر واپس منیٰ روانہ ہو جانا۔

(۱۱) گیارہ ذی الحجہ کا تمام دن منیٰ میں قیام کرنا۔ اور اس روز رمی جمار بھی ادا کرنا۔

(۱۲) بارہ ذی الحجہ کو تیسری اور آخری رمی جمار کرنا۔ اور زوال کے بعد مکہ واپس آنا۔

(۱۳) مکہ پہنچ کر طواف کرنا۔ یہ طوافِ وداع ہے، جو واجب ہے۔ جس پر حج ختم ہو جاتا ہے۔

### مستحب:

(۱) حج کے دوران راستوں میں تلبیہ پڑھنا،(۲) حلق کروانا۔

## متفرق:

(۱)حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور دسویں ذی الحجہ کو کعبہ معظمہ کے طواف کا۔

(۲)حرم پہنچ کر سب سے پہلے عمرہ ادا کرنا افضل ہے۔

(۳)حج کے چار طریقے ہیں:

- **افراد بالحج:** حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے کے دنوں میں مقامِ میقات یا اس سے قبل احرام باندھ کر حج کی نیت کرنا اور تمام ارکان ادا کرنا، تو یہ "افراد بالحج" ہے۔
- **افراد بالعمرۃ:** حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے کے دنوں میں مقامِ میقات یا اس سے قبل احرام باندھنا۔ اور عمرہ کی نیت کرنا۔ پھر طواف و سعی کرنا۔ اور واپس گھر لوٹ جانا۔ البتہ بعد میں چاہیں تو حج بھی ادا کرنا، یا اس سال حج نہ کرنا چاہیں تو نہ کرنا، تو یہ "افراد بالعمرۃ" ہے۔
- **قرآن:** حج اور عمرہ کو ایک ہی احرام میں جمع کرنا۔ اور حج و عمرہ دونوں کی نیت کرنا۔ پہلے عمرہ ادا کرنا اور بعد میں حج کے ارکان پورے کرنا، تو یہ "قرآن" ہے۔
- **تمتع:** حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے کے دنوں میں مقامِ میقات یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھنا اور عمرہ کی نیت کرنا۔ اور پھر عمرہ ادا کرنا۔ اور گھر واپس لوٹے بغیر حج کی نیت سے دوسری بار احرام باندھنا۔ اور اسی سال حج بھی ادا کرنا، تو یہ "تمتع" ہے۔

یاد رہے کہ اہلِ مکہ کے لیے افراد بالحج (صرف حج) یا افراد بالعمرۃ (صرف عمرۃ) ہی ہیں۔ ان کے لیے قرآن اور تمتع نہیں ہیں۔

(۴)حج کی ادائیگی میں فرض اور واجب ارکان کا خاص خیال رکھنا ہے، باقی تمام ارکان آدابِ حج ہیں۔ اس میں اپنے وقت پر کچھ کوتاہی ہو جائے تو اسے بعد میں کر لینا چاہیے۔۔۔ حجۃ الوداع کے موقع پر کچھ لوگوں سے نادانستگی میں حج ارکان ادا کرنے میں تقدیم یا تاخیر ہو گئی۔ نبی مکرمؐ سے پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا "کوئی حرج نہیں، اب کر لو"۔ (صحیح بخاری: حدیث ۸۴، ۸۵، حدیث ۱۶۱۴ تا ۱۶۱۶ اور حدیث ۱۶۲۷ تا ۱۶۳۱)۔

(۵)حج، صاحبِ حیثیت شخص پر عمر میں ایک بار فرض ہے۔